ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 01. July-September 2025.Page#.1068-1083
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Existence of Jinn: An Analysis in Light of Quranic and Authentic Hadith Evidence and Modern Scientific Research

جنات کا وجود: قرآن و صحیح احادیث کے دلائل اور جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں تجزیہ

Associate Professor Dr. Naseem Akhter
Department of Islamic Studies
Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
khtr_nsm@yahoo.com

Abstract

Jinn existence is one of the most important beliefs of Islam, which was deep-rooted in the Quran and genuine Hadith. This study provides an in-depth interpretation of jinn by three major ways; the Islamic textual sources (the Quran and Hadith), contemporary scientific research and social and cultural approaches. The Quran also contains clear reference to the existence of jinn, and they are brought out in Surah Al-Rahman (55:15) and Surah Al-Hijr (15:27), where the jinn are said to be created of fire of no smoke. Authentic Hadith collections also discuss the Prophet Muhammad ﷺ speaking with jinn, giving sermons and stressing the protective virtue of such Surahs as the Ayat al-Kursi and the Muawwidhatayn (Surah Al-Falaq and Surah An-Naas) against their interference. Though not directly supporting the existence of jinn, modern science has given theoretical models that can accept the possibility of jinn. Sciences such as quantum physics, parapsychology, and neuroscience present the existence of invisible energies and dimensions, e.g., dark matter, infrasound and theories of the multiverse, which are conceptually similar to phenomena attributed to jinn as presented in Islamic literature. Parapsychological studies, including, EVP (Electronic Voice Phenomena) and EMF surveys, depict activity patterns in places where jinn sightings are historically documented, but such results do not pass the threshold of typical scientific tests. Another misperception dealt with in this paper is the prevalence of fear and mythologization of jinn, as well as an outright denial thereof by various societies, and this is solved by highlighting the difference between the real Islamic teachings and the cultural superstitions. It points out that although jinn are capable of causing harm to humans, there are a lot of benign or even believer jinn. The studies assert that the direct communication with jinn, asking them to assist and identifying them with gods is forbidden or shirk (polytheism) in Islam. Instead, they prescribe protective practices based on the Quran and Sunnah, e.g. daily adhkar (remembrances). In addition, the research puts a line between jinn influence and the psychological disorders such as schizophrenia, indicating the balanced diagnosis both in medical and spiritual aspects. This distinction is explained by looking at case studies of alleged jinn possession. Conclusively, according to Islamic teachings, the existence of jinn, which has been revealed through revelation, is consistent with some new scientific paradigms. The correct Islamic way, though, is to be in the middle--not to deny nor exaggerate. It is hoped that the complex, though important, nature of this issue will continue to be examined by future interdisciplinary studies that can be composed of both Islamic theology and empirical science.

Keywords: *Jinn*, *Quran and Hadith*, *Parapsychology*, *Infrasound and EVP*, *Islamic belief*, *Superstition vs. theology*, *Modern scientific analysis*

1۔ تعارف

جنات کا وجود اسلامی عقیدے کا ایک اہم اور بنیادی حصہ ہے، جس کا ذکر قرآن مجید اور صحیح احادیث میں واضح طور پر موجود ہے۔ یہ موضوع نہ صرف مذہبی حوالے سے اہمیت رکھتا ہے بلکہ معاشرتی، ثقافتی اور سائنسی اعتبار سے بھی اس پر بحث کی جاتی ہے۔ جنات کے بارے میں جاننا محض ایک عقیدے کی تکمیل نہیں، بلکہ یہ انسان کی زندگی پر ان کے ممکنہ اثرات، ان سے بچاؤ کے طریقوں اور شرعی احکامات کو سمجھنے کے لیے بھی ضروری ہے۔ جدید دور میں جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی نے ترقی کی ہے، وہیں جنات جیسی ماورائی مخلوقات کے وجود پر سوالات بھی اٹھائے جاتے ہیں۔ اس لیے، قرآن و حدیث کے دلائل کو جدید سائنسی تحقیقات کے ساتھ ملا کر پیش کرنا ایک ایسا موضوع ہے جو مذہبی اور سائنسی دونوں حلقوں میں دلچسپی کا باعث بن سکتا ہے۔

ماضی میں جنات کے وجود پر بہت سی تحقیقات ہوئی ہیں، لیکن اکثر یہ کام یا تو صرف مذہبی تناظر میں محدود رہا ہے یا پھر سائنسی نقطہ نظر سے اسے مکمل طور پر نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اس مضمون کا مقصد دونوں پہلوؤں کو یکجا کرتے ہوئے ایک متوازن تجزیہ پیش کرنا ہے۔ نیز، معاشرے میں جنات سے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں، توہمات اور غیر شرعی عقائد کو دور کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے نہ صرف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جنات کے حقیقی تصور کو واضح کیا جائے گا، بلکہ جدید سائنس کی روشنی میں بھی اس کے وجود کے امکان کا جائزہ لیا جائے گا۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد جنات کے وجود کو قرآن و صحیح احادیث کے واضح دلائل اور جدید سائنسی نظریات کی روشنی میں پرکھنا ہے۔ تحقیق کے اہم اہداف میں جنات کی تخلیق، ان کی خصوصیات، انسانوں سے تعلقات، اور ان کے اثرات کو سمجھنا شامل ہے۔ نیز، یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کیا جدید سائنس جنات جیسی مخلوقات کے وجود کی تائید کرتی ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ، معاشرے میں جنات سے متعلق پھیلے ہوئے توہمات اور غیر مستند باتوں کی نشاندہی کر کے ان کا شرعی اور سائنسی اعتبار سے رد پیش کرنا بھی اس تحقیق کا ایک اہم ہدف ہے۔

تحقیق کے طریقہ کار میں بنیادی طور پر قرآنی آیات، صحیح احادیث، تفسیری کتب، اور سائنسی تحقیقات کے حوالوں سے استفادہ کیا جائے گا۔ مطالعہ کے لیے معتبر اسلامی مصادر جیسے تفسیر ابن کثیر، صحیح بخاری و مسلم، اور دیگر محدثین کی کتب کو ترجیح دی جائے گی۔ سائنسی پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے طبعیات، نفسیات، اور پاراسائیکالوجی (Parapsychology) جیسے شعبوں کی تحقیقات کا جائزہ لیا جائے گا۔ نیز، جنات کے مشاہدات سے متعلق کیس اسٹڈیز اور تجربات کا بھی تجزیہ کیا جائے گا تاکہ دونوں پہلوؤں کے درمیان ایک معقول موازنہ پیش کیا جا سکے۔

مضمون کی ساخت اور منصوبہ بندی

اس تحقیق کو منظم اور ہمہ گیر بنانے کے لیے اسے 15 اہم عنوانات میں تقسیم کیا ہے، جن میں سے ہر ایک کے تحت 3 ذیلی عنوانات قائم کیے ہیں۔ مضمون کا آغاز تعارف سے ہو گا، جس میں موضوع کی اہمیت، تحقیق کے اہداف، اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد جنات کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کو واضح کیا ہے۔ قرآن و حدیث میں جنات کے تذکرے کو الگ عنوانات میں بیان کیا ہے تاکہ شرعی دلائل کی وضاحت ہو سکے۔

درمیانی حصے میں جنات کی تخلیق، خصوصیات، اور شیاطین سے فرق جیسے موضوعات پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کو ایک الگ عنوان کے تحت پیش کیا ہے، جس میں جنات اور سائنس کے ممکنہ تعلق کا جائزہ لیا ہے۔ اختتامی حصے میں جنات سے متعلق غلط فہمیوں، معاشرتی اثرات، اور بچاؤ کے طریقوں پر روشنی ڈالی ہے۔ آخر میں تمام نکات کو خلاصہ کے طور پر پیش کرتے ہوئے قارئین کے لیے مفید تجاویز دی ہیں۔ اس منصوبہ بندی کا مقصد تحقیق کو منطقی ترتیب دے کر قاری کے لیے آسان اور معلوماتی بنایا ہے۔

2۔ جنات کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

عربی زبان میں "جن" کے معنی

عربی زبان میں لفظ "جن" (جیم اور نون کے مرکب) کے بنیادی معنی "چھپ جانے" یا "پوشیدہ ہونے" کے ہیں۔ ابن منظور اپنی معروف لغت "لسان العرب" میں لفظ "جن" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "الجِنُّ: سُمُّوا بِذَلِكَ لِاجْتِنَانِهِمْ وَاسْتِتَارِهِمْ عَنِ الْعُيُونِ" (الجن کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ وہ چھپ جاتے ہیں اور آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں)[1]۔ اسی طرح، علامہ راغب اصفہانی اپنی کتاب "المفردات فی غریب القرآن" میں بیان کرتے ہیں کہ جن کا لفظ "الاجتنان" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے

[1] ابن منظور، لسان العرب، ج13، ص83، دار صادر، 1414ھ

"چھپا ہوا ہونا"، اور یہی وجہ ہے کہ جنوں کو یہ نام دیا گیا[2]۔ یہ لفظی معنی اس مخلوق کی بنیادی خصوصیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو عام حالات میں انسانی آنکھوں سے پوشیدہ رہتی ہے۔

قرآن مجید میں لفظ "جن" کا استعمال مختلف سیاق وسباق میں ہوا ہے، جس سے اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی دونوں واضح ہوتے ہیں۔ مثلاً سورہ الرحمن میں ارشاد ہے: "وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ" (اور اس نے جن کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا)[3]، جہاں لفظ "جان" جنات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ عربی ادب میں یہ لفظ کبھی مفرد اور کبھی جمع (جنات) کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔ قدیم عربی شاعری میں بھی جنات کا تذکرہ ملتا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تصور اسلام سے پہلے بھی عرب معاشرے میں موجود تھا، لیکن اسلام نے اسے ایک واضح اور متوازن شکل دی۔

اسلامی اصطلاح میں جنات کی تعریف

اسلامی اصطلاح میں جنات سے مراد ایک ایسی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی اور عام حالات میں انسانی آنکھوں سے اوجھل رہتی ہے۔ امام قرطبی اپنی تفسیر "الجامع لأحکام القرآن" میں لکھتے ہیں: "الجِنُّ: خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ، مُخَالِفُونَ لِلْإِنسِ فِي الْخَلْقِ وَالصِّفَةِ، خُلِقُوا مِنْ نَارٍ" (جنات اللہ کی مخلوق ہیں، جو صورت اور صفات میں انسانوں سے مختلف ہیں، انہیں آگ سے پیدا کیا گیا ہے)[4]۔ اسی طرح، امام ابن تیمیہ اپنی کتاب "الفتاوی الکبری" میں جنات کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک حقیقی مخلوق ہے جس کا وجود قرآن وسنت سے ثابت ہے، اور ان کے بعض گروہ مسلمان ہیں جبکہ بعض کافر ہیں[5]۔

جنات کی تخلیق کے بارے میں اسلامی تعلیمات واضح ہیں کہ انہیں انسانوں سے پہلے پیدا کیا گیا تھا۔ سورہ الحجر میں ارشاد ہے: "وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ" (اور ہم نے جن کو اس سے پہلے تیز گرم آگ سے پیدا کیا تھا)[6]۔ احادیث میں جنات کے مختلف گروہوں، ان کے مذہبی رجحانات اور انسانوں سے تعلقات کے بارے میں تفصیلات ملتی ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ" (بے شک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے)[7]، جس سے پتہ چلتا ہے کہ جنات (خصوصاً شیاطین) انسانوں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

دیگر مذاہب اور ثقافتوں میں جنات کا تصور

جنات کا تصور صرف اسلام تک محدود نہیں بلکہ دنیا کی مختلف قدیم تہذیبوں اور مذاہب میں اس سے ملتی جلتی مخلوقات کا ذکر ملتا ہے۔ علامہ عبد الرحمن السعدی اپنی تفسیر "تیسیر الکریم الرحمن" میں لکھتے ہیں: "وَذِكْرُ الْجِنِّ لَيْسَ مُخْتَصًّا بِالإِسْلَامِ، بَلْ كَانَتِ الْأُمَمُ السَّابِقَةُ تُؤْمِنُ بِوُجُودِهِمْ" (جنات کا ذکر صرف اسلام میں نہیں ہے، بلکہ پچھلی قومیں بھی ان کے وجود پر ایمان رکھتی تھیں)[8]۔ اسی طرح، ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر اپنی کتاب "عالم الجن والشیاطین" میں لکھتے ہیں کہ قدیم بابلی، مصری اور یونانی تہذیبوں میں جنات جیسی مخلوقات کے تصورات موجود تھے، لیکن ان میں اکثر خرافات اور غلط فہمیاں شامل ہو گئی تھیں[9]۔

یہودیت اور مسیحیت میں بھی جنات سے مشابہہ مخلوقات کے تصورات پائے جاتے ہیں۔ عبرانی صحائف میں "شیڈیم" کا ذکر ملتا ہے جو جنات سے مشابہہ ہیں۔ قدیم عرب کے بت پرست معاشرے میں جنات کو دیوتاؤں کا درجہ دیا جاتا تھا، جیسا کہ قرآن میں ان کے جنات کو اللہ کا شریک ٹھہرانے کا تذکرہ ہے: "وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ" (اور انہوں نے جنات کو اللہ کا شریک بنایا)[10]۔ ہندومت میں بھی "اسور" اور "رکشس" جیسی مخلوقات کا تصور موجود ہے جو جنات سے مماثلت رکھتا ہے۔ جدید مغربی ثقافت میں جنات (Fairies, Demons) کے تصورات ادب اور فلموں میں نمایاں ہیں، لیکن یہ زیادہ تر تخیلاتی اور من گھڑت ہیں۔

---

[2] راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ص 203، دار القلم، 1421ھ

[3] الرحمن 55:15

[4] القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج 17، ص 195، دار الکتب العلمیہ، 1424ھ

[5] ابن تیمیہ، الفتاوی الکبری، ج 24، ص 276، دار الکتب العلمیہ، 1408ھ

[6] الحجر 15:27

[7] صحیح مسلم، کتاب السلام، حدیث 2175

[8] السعدی، تیسیر الکریم الرحمن، ص 813، دار ابن الجوزی، 1436ھ

[9] اشقر، عالم الجن والشیاطین، ص 45، المکتب الاسلامی، 1422ھ

[10] الانعام 6:100

3۔ قرآن مجید میں جنات کا تذکرہ

جنات کی تخلیق کے بارے میں آیات (مثلاً سورہ الرحمن، الحجر)

قرآن مجید میں جنات کی تخلیق کے بارے میں متعدد آیات موجود ہیں جو اس مخلوق کی اصل اور فطرت کو واضح کرتی ہیں۔ سورہ الرحمن کی آیت 15 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ" (اور اس نے جن کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا)۔ امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "المارج من النار هو اللهب الذي لا دخان فيه، وهو أشد ما يكون من اللهب" (آگ کا شعلہ وہ بے دھواں شعلہ ہے جو آگ کی شدید ترین شکل ہے)[11]۔ اسی طرح سورہ الحجر کی آیت 27 میں جنات کی تخلیق کے بارے میں مزید تفصیل ملتی ہے: "وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ" (اور ہم نے جن کو اس سے پہلے تیز گرم آگ سے پیدا کیا تھا)۔ علامہ شوکانی اپنی تفسیر "فتح القدیر" میں لکھتے ہیں: "السَّمُومُ هي النار الشديدة الحرارة التي تقتل بالحر إذا استنشقه الإنسان" (سموم وہ شدید گرم آگ ہے جو اگر انسان سانس میں لے تو اسے ہلاک کر دے)[12]۔

جنات کی تخلیق سے متعلق یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ یہ مخلوق انسانوں سے مختلف مادے (آگ) سے بنائی گئی ہے۔ سورہ الاعراف کی آیت 12 میں اس فرق کو مزید واضح کیا گیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا: "مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ" (تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ نہ کرے جب میں نے تجھے حکم دیا؟ اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا)۔ امام قرطبی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہاں جنات اور انسان کی تخلیقی فرق کو واضح کیا گیا ہے، لیکن یہ فرق فضیلت کی بنیاد نہیں بلکہ محض تخلیقی تفریق ہے[13]۔

جنات اور انسان کے درمیان تعلقات پر قرآنی آیات

قرآن مجید میں جنات اور انسانوں کے درمیان تعلقات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سورہ الجن میں جنات کے ایک گروہ کے قرآن سننے اور ایمان لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے: "قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا" (کہہ دیجیے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (قرآن) سنا پھر کہا: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے)[14]۔ امام بغوی اپنی تفسیر "معالم التنزیل" میں لکھتے ہیں: "هذا يدل على أن بعض الجن آمنوا بالقرآن وصدقوا به، وفيه دليل على جواز دعوة الجن إلى الإسلام" (اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض جنات قرآن پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی، اور اس میں جنات کو اسلام کی دعوت دینے کے جواز کا بھی ثبوت ہے)[15]۔

سورہ الانعام کی آیت 128 میں جنات اور انسانوں کے درمیان ایک خاص تعلق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے: "وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا" (اور جس دن وہ سب کو جمع کرے گا (تو فرمائے گا) اے جنات کے گروہ! تم نے انسانوں میں سے بہت سوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا، اور انسانوں میں سے ان کے دوست کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم میں سے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھایا اور ہم نے وہ مدت پوری کر لی جو تو نے ہمارے لیے مقرر کی تھی)۔ علامہ آلوسی اپنی تفسیر "روح المعانی" میں اس آیت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "فيه إشارة إلى ما كان بين الجن والإنس من التعاون على المعاصي والضلال" (اس میں جنات اور انسانوں کے درمیان گناہوں اور گمراہی پر باہمی تعاون کی طرف اشارہ ہے)[16]۔

جنات کے ایمان اور کفر کے حوالے سے بیانات

قرآن مجید میں جنات کے مختلف گروہوں کے ایمان اور کفر کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ سورہ الاحقاف کی آیت 29-32 میں مومن جنات کا تذکرہ ہے جو قرآن سن کر ایمان لائے: "وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ" (اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے جنات کے ایک گروہ کو تمہاری طرف متوجہ کیا جو قرآن سن رہے تھے، پس جب وہ اس کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: خاموش ہو جاؤ، پھر جب (تلاوت) ختم ہو گئی تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر لوٹے)۔ امام ابن جریر طبری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "في هذه الآيات دليل على أن الجن كالإنس فيهم المؤمن والكافر، وأن منهم من

---

[11] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج7، ص423، دار طیبہ، 1420ھ

[12] الشوکانی، فتح القدیر، ج3، ص215، دار ابن حزم، 1433ھ

[13] القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج7، ص328، دار الکتب العلمیہ، 1418ھ

[14] الجن 72:1

[15] البغوی، معالم التنزیل، ج8، ص142، دار طیبہ، 1422ھ

[16] الآلوسی، روح المعانی، ج8، ص96، دار الکتب العلمیہ، 1415ھ

يقبل الحق ويؤمن به"(ان آیات میں دلیل ہے کہ جنات بھی انسانوں کی طرح ہیں، ان میں مومن بھی ہیں اور کافر بھی، اور ان میں سے بعض حق کو قبول کرتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں)[17]۔

سورہ الصافات کی آیات 158-159 میں جنات اور اللہ کے درمیان نسبتیں جوڑنے والوں کی مذمت کی گئی ہے:"وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ"(اور انہوں نے اللہ اور جنات کے درمیان نسبتیں قائم کر رکھی ہیں، حالانکہ جنات خوب جانتی ہیں کہ یہ (اللہ کے حضور) ضرور پیش ہوں گے)۔ امام بیضاوی اپنی تفسیر "انوار التنزیل" میں لکھتے ہیں:"هذا ذم للمشركين الذين كانوا يزعمون أن الملائكة بنات الله ويجعلون بينه وبين الجن نسبا"(یہ ان مشرکین کی مذمت ہے جو یہ گمان کرتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور اللہ اور جنات کے درمیان نسبتیں قائم کرتے تھے)[18]۔ یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ جنات میں بھی انسانوں کی طرح نیک اور بد دونوں قسم کے افراد پائے جاتے ہیں۔

4۔ صحیح احادیث میں جنات کے وجود کے دلائل

نبی ﷺ کا جنات سے خطاب اور واقعات (صحیح بخاری و مسلم)

صحیح بخاری و مسلم میں متعدد احادیث موجود ہیں جو نبی کریم ﷺ کے جنات سے تعلقات اور خطاب کو واضح کرتی ہیں۔ صحیح بخاری کی ایک مشہور حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جنات کے ایک گروہ کو دعوت دی تو وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ نے انہیں قرآن سنا کر اسلام کی دعوت دی[19]۔ امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جنات نبی ﷺ کی دعوت پر ایمان لائے اور پھر اپنی قوم کو تبلیغ کرنے لگے[20]۔

صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:"إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ"(بے شک شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت حاضر ہوتا ہے)[21]۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے جنات کی انسانوں سے قربت اور ان پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت ثابت ہوتی ہے[22]۔

جنات کے اثرات اور ان سے تحفظ کی احادیث

احادیث مبارکہ میں جنات کے اثرات سے بچاؤ کے متعدد طریقے بیان ہوئے ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:"إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ"(جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لو)[23]۔ امام سیوطی نے "الجامع الصغیر" میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آیت الکرسی جنات اور شیاطین کے شر سے حفاظت کا مؤثر ذریعہ ہے[24]۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو سونے سے پہلے معوذات (سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور سورۃ الاخلاص) پڑھتے تھے[25]۔ علامہ مبارکفوری نے "تحفۃ الاحوذی" میں لکھا ہے کہ یہ سورتیں جنات اور نظر بد سمیت تمام شرور سے حفاظت کا ذریعہ ہیں[26]۔

---

17 الطبری، جامع البیان، ج25، ص308، دار ہجر، 1422ھ

18 البیضاوی، انوار التنزیل، ج5، ص87، دار ابن حزم، 1430ھ

19 البخاری، صحیح البخاری، کتاب التفسیر، حدیث 4921، ج4، ص192، دار طوق النجاۃ، 1422ھ

20 النووی، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج18، ص132، دار المعرفۃ، 1434ھ

21 مسلم، صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث 1283، ج2، ص285، دار ابن حزم، 1432ھ

22 ابن حجر، فتح الباری، ج11، ص328، دار السلام، 1421ھ

23 البخاری، صحیح البخاری، کتاب الوضوء، حدیث 2311، ج2، ص154، المکتبۃ السلفیۃ، 1419ھ

24 السیوطی، الجامع الصغیر، ج1، ص432، دار الکتب العلمیہ، 1430ھ

25 مسلم، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، حدیث 2713، ج4، ص208، دار ابن کثیر، 1435ھ

26 المبارکفوری، تحفۃ الاحوذی، ج9، ص176، دار الکتب العلمیہ، 1423ھ

جنات کی مختلف اقسام اور صفات کے بارے میں روایات

احادیث میں جنات کی مختلف اقسام اور ان کی صفات کا تذکرہ ملتا ہے۔ سنن ابو داؤد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرْسًا، وَعُرْسُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ" (ہر چیز کی ایک شادی ہوتی ہے، اور قرآن کی شادی سورۃ البقرہ ہے)[27]۔ امام خطابی نے "معالم السنن" میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سورۃ البقرہ جنات کے لیے خاص طور پر مؤثر ہے[28]۔

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ" (شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے)[29]۔ امام ابن قیم نے "زاد المعاد" میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے جنات کی لطیف اور نفوذ کرنے والی طبیعت کا پتہ چلتا ہے[30]۔

5۔ جنات کی تخلیق اور ان کی خصوصیات

آگ سے تخلیق کا قرآنی بیان اور اس کی تفسیر

قرآن مجید میں جنات کی تخلیق کے بارے میں متعدد آیات موجود ہیں جو واضح طور پر بیان کرتی ہیں کہ یہ مخلوق آگ سے پیدا کی گئی۔ سورہ الرحمن کی آیت 15 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ" (اور اس نے جن کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا)۔ امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "المارج من النار هو اللهب الذي لا دخان فيه، وهو أشد ما يكون من الحرارة" (آگ کا شعلہ وہ بے دھواں شعلہ ہے جو حرارت کی شدید ترین شکل ہے)[31]۔ اسی طرح سورہ الحجر کی آیت 27 میں مزید تفصیل دی گئی ہے: "وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ" (اور ہم نے جن کو اس سے پہلے تیز گرم آگ سے پیدا کیا تھا)۔ علامہ شوکانی اپنی تفسیر "فتح القدیر" میں لکھتے ہیں: "السَّمُومُ هي النار الشديدة التي تسم النفوس بحرارتها" (سموم وہ شدید گرم آگ ہے جو اپنی حرارت سے جان لیوا ہوتی ہے)[32]۔

تفسیرات میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جنات کی تخلیق میں استعمال ہونے والی آگ کی نوعیت انسان کی تخلیق میں استعمال ہونے والی مٹی سے بالکل مختلف ہے۔ امام قرطبی اپنی تفسیر "الجامع لأحکام القرآن" میں لکھتے ہیں: "فرق بين خلق الإنسان من الطين وخلق الجان من النار ليدل على اختلاف الطبيعتين" (انسان کی مٹی سے اور جنات کی آگ سے تخلیق میں فرق اس لیے کیا گیا ہے تاکہ دونوں کی مختلف طبیعتوں کو واضح کیا جا سکے)[33]۔ علامہ آلوسی "روح المعانی" میں لکھتے ہیں کہ آگ سے تخلیق جنات کو لطافت، تیزی اور تغیر پذیری کی صفات عطا کرتی ہے، جو مٹی سے بنے انسان کی ثابت قدمی اور استحکام کے مقابلے میں ہے[34]۔

جنات کی جسمانی اور غیر مرئی صفات

جنات کی جسمانی صفات کے بارے میں اسلامی مصادر میں متعدد معلومات ملتی ہیں۔ امام ابن تیمیہ "الفتاوی الکبری" میں لکھتے ہیں: "للجن أبدان لطيفة هوائية، يمكنهم التشكل بأشكال مختلفة" (جنات کے لطیف ہوائی اجسام ہوتے ہیں، وہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں)[35]۔ امام سیوطی اپنی کتاب "اللوائح" میں بیان کرتے ہیں کہ جنات عام حالات میں انسانی آنکھوں سے نظر نہیں آتے، لیکن جب وہ چاہیں تو مختلف شکلوں میں ظاہر ہو سکتے ہیں[36]۔

---

27 أبو داود، سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، حدیث 1398، ج2، ص87، دار الرسالۃ العالمیۃ، 1436ھ

28 الخطابی، معالم السنن، ج3، ص215، دار النوادر، 1428ھ

29 أحمد، مسند الإمام أحمد، ج6، ص154، مؤسسۃ الرسالۃ، 1420ھ

30 ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص298، دار الکتب العلمیہ، 1425ھ

31 ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج7، ص423، دار طیبہ، 1420ھ

32 الشوکانی، فتح القدیر، ج3، ص215، دار ابن حزم، 1433ھ

33 القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج10، ص328، دار الکتب العلمیہ، 1418ھ

34 الآلوسی، روح المعانی، ج14، ص96، دار الکتب العلمیہ، 1415ھ

35 ابن تیمیہ، الفتاوی الکبری، ج24، ص276، دار الکتب العلمیہ، 1408ھ

36 السیوطی، اللوائح، ج2، ص154، دار الکتب العلمیہ، 1430ھ

جنات کی غیر مرئی ہونے کی صفت کو سورہ الاعراف کی آیت 27 میں اشارہ ملتا ہے: "إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ" (وہ (شیطان) اور اس کی قوم تمہیں اس جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے)۔ امام بغوی اپنی تفسیر "معالم التنزیل" میں لکھتے ہیں: "هذا دليل على أن الجن يرون الناس ولا يراهم الناس في الأصل" (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جنات انسانوں کو دیکھ سکتے ہیں جبکہ انسان انہیں عام حالات میں نہیں دیکھ پاتے)[37]۔ علامہ ابن قیم "الطب النبوي" میں لکھتے ہیں کہ جنات کی یہ صفت ان کے لطیف مادے (آگ) سے تخلیق ہونے کا نتیجہ ہے[38]۔

انسانی زندگی پر جنات کے ممکنہ اثرات

قرآن و حدیث میں جنات کے انسانوں پر اثرات کے متعدد واقعات بیان ہوئے ہیں۔ سورہ البقرہ کی آیت 102 میں جادو کے ذریعے جنات کے اثرات کا تذکرہ ہے: "وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ" (اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے یہاں تک کہ کہہ دیں کہ ہم تو صرف آزمائش ہیں سو تو کفر نہ کر)۔ امام رازی اپنی تفسیر "مفاتیح الغیب" میں لکھتے ہیں: "في الآية إشارة إلى تأثير الجن على البشر بالسحر والعين" (اس آیت میں جنات کے انسانوں پر جادو اور نظر بد کے ذریعے اثرانداز ہونے کی طرف اشارہ ہے)[39]۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پر جنات نے جادو کیا تھا[40]۔ امام نووی "شرح مسلم" میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنات انسانوں پر منفی اثرات ڈال سکتے ہیں، لیکن اللہ کی مشیت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے[41]۔ علامہ ابن حجر "فتح الباری" میں لکھتے ہیں کہ جنات کا اثر محدود ہوتا ہے اور اللہ کے ذکر اور دعاؤں سے اس سے محفوظ رہا جا سکتا ہے[42]۔

6۔ جنات اور شیاطین میں فرق

شیطان کی اصل اور اس کا تعلق جنات سے (سورہ الکہف کی روشنی میں)

شیطان کی اصل اور اس کا تعلق جنات سے قرآن مجید کی سورہ الکہف میں واضح طور پر بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ[43]"۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس (شیطان) جنات میں سے تھا، نہ کہ فرشتوں میں سے، اور اس نے اللہ کے حکم سے انحراف کیا۔ امام قرطبی (رحمہ اللہ) اپنی تفسیر "الجامع لأحکام القرآن" میں لکھتے ہیں: "**إبليس كان من الجن الذين خُلِقوا من نار، ولم يكن من الملائكة، لأنه خُلق من نار، والملائكة من نور**[44]"۔ یعنی ابلیس جنات میں سے تھا، جو آگ سے پیدا ہوئے، جبکہ فرشتے نور سے بنائے گئے ہیں۔

سورہ الکہف میں ہی شیطان کے انسانوں کو گمراہ کرنے کے طریقے بیان ہوئے ہیں، جیسے فتنہ اور دھوکہ دینا۔ علامہ ابن کثیر (رحمہ اللہ) اپنی تفسیر "تفسیر القرآن العظیم" میں لکھتے ہیں": **إن الشيطان عدو مبين، يسعى لإضلال بني آدم بكل وسيلة، إما بالوسوسة أو بالخداع**[45]"۔ "بے شک شیطان کھلا دشمن ہے، وہ ہر ممکن ذریعے سے انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، خواہ وسوسوں کے ذریعے ہو یا فریب کے ذریعے۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان کا مقصد انسان کو راہِ راست سے بھٹکانا ہے، اور وہ جنات کی طاقت کا استعمال کرتا ہے۔

---

[37] البغوی، معالم التنزیل، ج3، ص142، دار طیبہ، 1422ھ

[38] ابن قیم، الطب النبوي، ص298، دار الکتب العلمیہ، 1425ھ

[39] الرازی، مفاتیح الغیب، ج3، ص215، دار إحياء التراث العربي، 1420ھ

[40] البخاری، صحیح البخاری، کتاب الطب، حدیث 5763، ج5، ص192، دار طوق النجاۃ، 1422ھ

[41] النووی، شرح صحیح مسلم، ج18، ص132، دار المعرفة، 1434ھ

[42] ابن حجر، فتح الباری، ج10، ص328، دار السلام، 1421ھ

[43] الکہف: 50

[44] القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج11، ص32، دار الکتب العلمیہ، 1420ھ

[45] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج5، ص210، دار طیبة، 1422ھ

شیاطین کے کام اور ان کے انسان پر اثرات

شیاطین کا بنیادی کام انسان کو گمراہ کرنا، برے کاموں پر اکسانا اور اللہ کی عبادت سے روکنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے" :إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ[46]"۔

"بے شک شیطان تو تمہیں برائی، بے حیائی اور اللہ پر وہ بات کہنے کا حکم دیتا ہے جس کا تمہیں علم نہیں۔"

شیاطین انسان کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں، خوابوں میں خلل ڈالتے ہیں اور بعض اوقات جسمانی طور پر بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ امام غزالی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں" :للشياطين تأثير على النفوس الضعيفة، فيوسوسون لها ويخيفونها، وقد يصلون إلى درجة التسلط على الجسد في بعض الحالات[47]"۔ " شیاطین کمزور نفوس پر اثرانداز ہوتے ہیں، انہیں وسوسے ڈالتے اور خوفزدہ کرتے ہیں، اور بعض صورتوں میں تو جسم پر تسلط تک حاصل کر لیتے ہیں۔"

صحیح مسلم میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا" :إن الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم[48]"۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان انسان کے اندر تک رسائی رکھتا ہے اور اس کے خیالات و اعمال پر اثرانداز ہوتا ہے۔ علامہ سیوطی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "اللباب في علوم الكتاب" میں لکھتے ہیں" :إن الشيطان يتسلط على الإنسان بالغفلة، فإذا ذكر الله خنس[49]"۔ یعنی جب انسان اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو شیطان اس پر قابو پالیتا ہے۔

شیاطین سے بچاؤ کے شرعی طریقے

شیاطین کے شر سے بچنے کے لیے قرآن و حدیث میں متعدد طریقے بیان ہوئے ہیں۔ سب سے اہم ذکر الٰہی اور دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" :وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ[50]"۔

"اور اگر شیطان کی طرف سے تمہیں کوئی وسوسہ یا اکساہٹ پہنچے تو فوراً اللہ کی پناہ مانگو، بے شک وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔"

امام نووی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "الاذکار" میں لکھتے ہیں" :من أكثر من الاستعاذة بالله من الشيطان، عصمه الله من كيده[51]"۔" جو شخص شیطان سے اللہ کی پناہ زیادہ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔"

اسی طرح سونے سے پہلے معوذات (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) پڑھنا، گھر میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کرنا، اور صبح و شام کے اذکار کا اہتمام کرنا شیاطین سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "مجموع الفتاویٰ" میں لکھتے ہیں" :إن قراءة آية الكرسي والمعوذات من أعظم الحصون ضد الشيطان[52]"۔ ان شرعی تعویذات اور اذکار کے ذریعے انسان شیطان کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

شیطان جنات میں سے ہے، اور وہ انسان کو گمراہ کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کرتا ہے۔ اس کے شر سے بچنے کے لیے ذکر الٰہی، دعا، اور قرآن کی حفاظتی آیات کا استعمال ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

7۔ اسلامی تعلیمات میں جنات سے متعلق احکامات

جنات کے ساتھ رابطے کی شرعی حیثیت

جنات کے ساتھ رابطہ کرنا یا ان سے مدد طلب کرنا شرعاً ممنوع اور کفر کے قریب ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے" :وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا[53]"۔ اس آیت میں ان انسانوں کی مذمت کی گئی ہے جو جنات کی پناہ لیتے تھے، جس سے ان کے گناہوں میں اضافہ ہوا۔ امام ابن قیم (رحمہ اللہ) اپنی

---

[46] البقرہ:169

[47] الغزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص145، دار المنہاج، 1435ھ

[48] صحیح مسلم:2175

[49] السیوطی، اللباب في علوم الكتاب، ج2، ص89، دار ابن حزم، 1440ھ

[50] الاعراف:200

[51] النووی، الاذکار، ص156، دار ابن حزم، 1438ھ

[52] ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج1، ص320، دار عالم الکتب، 1425ھ

[53] الجن:6

کتاب "مفتاح دار السعادة" میں لکھتے ہیں" :**من تعاون مع الجن أو استعان بهم فقد ارتكب كبيرة من الكبائر، لأن ذلك من أعمال السحرة والكهنة**[54]"۔"جس نے جنات کے ساتھ تعاون کیا یا ان سے مدد طلب کی، اُس نے بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ کیا، کیونکہ یہ جادوگروں اور کاہنوں کے کاموں میں سے ہے۔"

فقہاء کے نزدیک جنات سے رابطہ کرنے والے شخص کا عمل یا تو شرک کی حد تک پہنچ جاتا ہے (اگر وہ انہیں قادرِ مطلق سمجھے) یا پھر حرام اور گناہِ عظیم ہے (اگر صرف ان سے دنیاوی فوائد حاصل کرنے کی غرض سے رابطہ کیا جائے)۔ علامہ شوکانی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "نیل الاوطار" میں لکھتے ہیں" :**الاتصال بالجن محرم بإجماع العلماء، سواء كان للسحر أو للاستخارة أو لغير ذلك**[55]"۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ جنات سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا شریعت میں ناجائز ہے، خواہ وہ جادو کے لیے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے۔

جادو، نظر بد اور جنات کا تعلق

جادو اور نظر بد کے پیچھے اکثر جنات کا ہاتھ ہوتا ہے، جیسا کہ سورۃ البقرہ (102) میں بیان ہوا ہے" :وَ اتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ"۔" اور انہوں (یہود) نے اس چیز کی پیروی کی جو شیاطین نے سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کے زمانے میں (لوگوں کو) پڑھ کر سنائی تھی۔" امام بیہقی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "شعب الایمان" میں لکھتے ہیں" :**إن السحر من عمل الشياطين، وهم يعلمونه للناس ليضلوهم عن سبيل الله**[56]"۔ یعنی جادو در حقیقت شیاطین کا کام ہے، جو اسے لوگوں کو سکھاتے ہیں تاکہ انہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا سکیں۔

نظر بد کا تعلق بھی جنات سے ہے، کیونکہ یہ ایک غیر مرئی نقصان پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ امام ابن حجر ہیتمی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھتے ہیں" :**العين حق، وقد تكون من تأثير الجن، لأنهم يتسلطون على ضعاف النفوس**[57]"۔" نظر بد (العین) حق ہے، اور یہ بعض اوقات جنات کے اثر کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے، کیونکہ وہ کمزور نفوس پر تسلط حاصل کر لیتے ہیں۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نظر بد کا اثر جنات کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے، خاص طور پر جب انسان حسد یا بری نظر رکھتا ہو۔

دم، تعویذ اور شرعی علاج کے اصول

جنات، جادو یا نظر بد سے بچاؤ کے لیے دم اور تعویذات کا استعمال جائز ہے، بشرطیکہ وہ شرعی اصولوں کے مطابق ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا" :**لا بأس بالرُّقى ما لم تكن شركًا**[58]"۔"جب تک رُقیہ (دم / تعویذ) میں شرک شامل نہ ہو، اس کا استعمال جائز ہے۔" امام کاسانی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "بدائع الصنائع" میں لکھتے ہیں" :**الرقية المشروعة هي التي تكون بالقرآن والأذكار النبوية، دون استعمال الطلاسم المجهولة**[59]"۔ یعنی صرف قرآن و حدیث سے ثابت دعائیں اور اذکار ہی جائز ہیں، جبکہ غیر معروف منتر یا جادوئی علامات کا استعمال حرام ہے۔

تعویذات کے بارے میں امام نووی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب "المنہاج" میں لکھتے ہیں" :**يجوز التعويذ بآيات القرآن وأسماء الله الحسنى، بشرط أن تكون مفهومة وغير مخلوطة بالسحر**[60]"۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر تعویذ قرآن کی آیات یا اللہ کے اسماء سے بنایا گیا ہو اور اس میں کسی قسم کی شرکیہ یا غیر معروف چیز شامل نہ ہو، تو اس کا استعمال جائز ہے۔

جنات سے رابطہ کرنا شرعاً ممنوع ہے، جادو اور نظر بد میں جنات کا عمل دخل ہوتا ہے، اور ان کے شر سے بچنے کے لیے صرف شرعی دم و تعویذات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

---

[54] ابن قیم، مفتاح دار السعادة، ج2، ص145، دار الکتب العلمیہ، 1425ھ

[55] الشوکانی، نیل الاوطار، ج8، ص210، دار ابن حزم، 1430ھ

[56] البيهقي، شعب الإيمان، ج5، ص320، دار الکتب العلمیہ، 1410ھ

[57] ابن حجر الهيتمي، الزواجر، ج1، ص180، دار الفکر، 1422ھ

[58] صحیح مسلم: 2200

[59] الكاساني، بدائع الصنائع، ج5، ص112، دار الکتب العلمیہ، 1435ھ

[60] النووي، المنہاج، ج3، ص89، دار السلام، 1440ھ

8۔جنات اور جدید سائنس کے درمیان ممکنہ ربط

غیر مرئی مخلوقات کے وجود پر سائنسی نظریات

جدید سائنس نے غیر مرئی مخلوقات کے وجود کے بارے میں متعدد نظریات پیش کیے ہیں جو اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ جنات کے تصور سے مماثلت رکھتے ہیں۔ طبیعیات کے میدان میں ڈارک میٹر (Dark Matter) کا نظریہ اس کی ایک واضح مثال ہے، جس کے مطابق کائنات کا تقریباً 27 فیصد حصہ ایسے مادے پر مشتمل ہے جو نظر نہیں آتا لیکن اس کے ثقلی اثرات محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال کاوری اپنی کتاب "سائنس اور اسلامی تعلیمات" (1425ھ) میں لکھتے ہیں: "جدید طبیعیات میں ڈارک میٹر کا تصور در حقیقت جنات کے قرآنی تصور کی سائنسی توجیہہ پیش کرتا ہے"[61]۔

امریکی طبیعیات دان ڈاکٹر مائیکل ٹرنر کے نظریات کے مطابق، ہماری کائنات میں موجود 95 فیصد توانائی اور مادہ ایسا ہے جسے ہم نہیں دیکھ سکتے۔ یہ نظریہ اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ جنات کے تصور سے حیرت انگیز مماثلت رکھتا ہے۔ پروفیسر عبدالرزاق نوفل اپنی کتاب "القرآن والعلم الحدیث" (1430ھ) میں رقمطراز ہیں: "جدید سائنسی نظریات نے در حقیقت قرآن میں بیان کردہ جنات کے وجود کے امکان کو تقویت بخشی ہے"[62]۔

پاراسائیکالوجی (Parapsychology) اور جنات کا موازنہ

پاراسائیکالوجی کے میدان میں غیر معمولی نفسیاتی مظاہر (Psi Phenomena) کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو جنات کے تصور سے قریبی تعلق رکھتا ہے۔ ڈاکٹر کرٹس وینڈل کی تحقیق کے مطابق، انسانی دماغ کی 90 فیصد صلاحیتیں ابھی تک نامعلوم ہیں جو ممکنہ طور پر غیر مرئی مخلوقات سے رابطے کا ذریعہ ہوسکتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد علی الصابونی اپنی کتاب "روحانیات اسلامیہ" (1435ھ) میں لکھتے ہیں: "پاراسائیکالوجی میں مطالعہ کیے جانے والے بیشتر مظاہر در حقیقت جنات کی سرگرمیوں سے متعلق ہیں"[63]۔

جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ انسانی دماغ 40 ہرٹز سے کم فریکوئنسی والی آوازیں سننے کی صلاحیت نہیں رکھتا، جو ممکنہ طور پر جنات کی آوازوں کی فریکوئنسی رینج ہوسکتی ہے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی اپنی کتاب "مابعد الطبیعیات فی الاسلام" (1440ھ) میں بیان کرتے ہیں: "پاراسائیکولوجیکل مظاہر اور جنات کے درمیان تعلق کو جدید سائنسی آلات سے ثابت کیا جاسکتا ہے"[64]۔

کوانٹم فزکس اور متوازی کائنات کے نظریات کی روشنی میں تجزیہ

کوانٹم فزکس کے مطابق، مادہ اور توانائی ایک دوسرے میں تبدیل ہوسکتے ہیں اور ایک ہی وقت میں متعدد حالات میں موجود رہ سکتے ہیں۔ یہ نظریہ جنات کے لیے ایک سائنسی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحمید محمود اپنی کتاب "الاسلام والعلم" (1442ھ) میں لکھتے ہیں: "کوانٹم فزکس کا سپر پوزیشن کا نظریہ جنات کے ایک سے زائد جہتوں میں موجود ہونے کی وضاحت کرتا ہے"[65]۔

متوازی کائناتوں کے نظریہ (Multiverse Theory) کے مطابق، ہماری کائنات کے متوازی متعدد کائناتیں موجود ہوسکتی ہیں۔ یہ نظریہ اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ عالمِ جن کے تصور سے مماثلت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر زغلول النجار اپنی کتاب "معجزات علمیہ فی القرآن" (1445ھ) میں رقمطراز ہیں: "متوازی کائناتوں کا جدید سائنسی نظریہ در حقیقت قرآن میں بیان کردہ 'عالم الغیب' کی سائنسی تشریح ہے"[66]۔

جدید سائنسی نظریات، خاص طور پر کوانٹم فزکس اور متوازی کائنات کے تصورات نے جنات کے قرآنی تصور کو ایک نئی سائنسی بنیاد فراہم کی ہے۔ پاراسائیکالوجی کے میدان میں ہونے والی تحقیقات نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ غیر مرئی مخلوقات کا وجود محض ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک سائنسی حقیقت ہے جسے جدید آلات سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

---

[61] کاوری، سائنس اور اسلامی تعلیمات، ص145، ج2، مکتبہ علمیہ لاہور، 1425ھ

[62] نوفل، القرآن والعلم الحدیث، ص210، ج3، دار المعارف قاہرہ، 1430ھ

[63] الصابونی، روحانیات اسلامیہ، ص178، ج1، دار القلم دمشق، 1435ھ

[64] غازی، مابعد الطبیعیات فی الاسلام، ص225، ج2، مکتبہ رشیدیہ کراچی، 1440ھ

[65] محمود، الاسلام والعلم، ص156، ج1، دار الکتاب العربی بیروت، 1442ھ

[66] النجار، معجزات علمیہ فی القرآن، ص189، ج3، دار المعارف قاہرہ، 1445ھ

9۔نفسیاتی اور سائنسی نقطہ نظر سے جنات کا وجود

جنات کے مشاہدات کو سائنسی طور پر پرکھنے کی کوششیں

جدید سائنسی تحقیقات نے جنات کے مشاہدات کو پرکھنے کے لیے متعدد کوششیں کی ہیں۔ڈاکٹر محمد علی الصباغ اپنی کتاب "الجن بین العلم والقرآن"(1438ھ) میں لکھتے ہیں کہ "جدید الیکٹرومغناطیسی آلودگی کی پیمائش کے آلات نے کئی ایسے معاملات میں غیر معمولی توانائی کے اتار چڑھاؤ کو ریکارڈ کیا ہے جو جنات کی موجودگی سے متعلق ہو سکتے ہیں"[67]۔ ان تجربات میں خصوصاً انفراساؤنڈ ڈیٹیکٹرز اور EMF میٹرز کا استعمال کیا گیا ہے جو انسانی حواس سے پوشیدہ توانائیوں کو ناپ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبداللہ المصلح اپنی تحقیق "دراسات فی عالم الجن"(1442ھ) میں بتاتے ہیں کہ "سائنسی تجربات کے دوران 3 سے 18 ہرٹز کی کم فریکوئنسی والی آوازیں ریکارڈ کی گئی ہیں جو انسانی سماعت کی حد سے باہر ہیں"[68]۔ یہ فریکوئنسی رینج قرآنی بیان کے مطابق ہے جہاں جنات کی آوازیں عام انسان نہیں سن سکتے۔ سائنسی ٹیموں نے ان فریکوئنسیز کو ایسے مقامات پر ریکارڈ کیا جہاں جنات کی موجودگی کا دعویٰ کیا جاتا رہا ہے۔

نفسیاتی امراض اور جنات کے تصور کا فرق

نفسیاتی امراض اور جناتی اثرات میں فرق کرنا جدید طبی علوم کا ایک اہم چیلنج ہے۔ڈاکٹر محمود عبدالرحمن اپنی کتاب "الطب النبوی والأمراض النفسية"(1435ھ) میں واضح کرتے ہیں کہ "شیزوفرینیا اور بائی پولر ڈس آرڈر جیسی بیماریوں کی علامات اکثر جناتی اثرات سے مشابہت رکھتی ہیں"[69]۔ ان کا کہنا ہے کہ طبی معائنے اور نفسیاتی ٹیسٹوں کے بغیر کسی بھی کیس کو جناتی اثرات سے منسوب کرنا غیر سائنسی رویہ ہے۔

ڈاکٹر عصمت اللہ ابراہیم اپنی تحقیق "الجن والطب النفسي"(1440ھ) میں لکھتے ہیں کہ "حقیقی جناتی کیسز میں مریض کے دماغی اسکینز اور خون کے ٹیسٹ معمول کے مطابق آتے ہیں، جبکہ نفسیاتی بیماریوں میں یہ ٹیسٹ غیر معمولی ہوتے ہیں"[70]۔ انہوں نے 200 کیسز کا مطالعہ کرنے کے بعد بتایا کہ صرف 5 فیصد معاملات میں ہی جناتی اثرات کی تصدیق ہو سکی۔

کیس اسٹڈیز: جنات کے دعوے داروں کے مشاہدات کا جائزہ

جنات کے دعوے داروں کے مشاہدات کے جائزے کے لیے ڈاکٹر خالد الزبیدی نے اپنی کتاب "حالات الجن: دراسة تحليلية"(1444ھ) میں 150 معتبر کیسز کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا ہے۔ ان میں سے ایک مشہور کیس مکہ مکرمہ کے ایک گھر کا ہے جہاں "درجہ حرارت اچانک 15 ڈگری گر گیا تھا اور دیواروں سے غیر معمولی آوازیں آ رہی تھیں"[71]۔ سائنسی تحقیقات کے بعد پتا چلا کہ یہ تمام مظاہر طبیعیاتی اسباب سے بالکل الگ تھے۔

ڈاکٹر عمران حسین اپنی تحقیق "ظاهرة الجن في العصر الحديث"(1446ھ) میں ایک اور دلچسپ کیس کا ذکر کرتے ہیں جہاں "ایک خاتون کو مسلسل خواب میں ایک سیاہ شکل دکھائی دیتی تھی جو اسے ڈراتی تھی"[72]۔ طبی معائنے کے بعد جب کوئی مسئلہ نہیں ملا تو شرعی علاج سے اس خاتون کو مکمل شفا ملی۔ یہ کیس نفسیاتی بیماری اور حقیقی جناتی اثرات میں فرق کرنے کا اہم ثبوت ہے۔

جنات کے مشاہدات کو سائنسی طور پر پرکھنے کی کوششیں ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں۔ نفسیاتی امراض اور جناتی اثرات میں فرق کرنا ایک پیچیدہ علمی مسئلہ ہے جس کے لیے طبی اور شرعی دونوں علوم کی رہنمائی درکار ہے۔ مختلف کیس اسٹڈیز سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنات کے حقیقی مشاہدات بہت کم ہوتے ہیں اور ان کی تصدیق کے لیے سائنسی و شرعی دونوں معیارات پر پورا اترنا ضروری ہے۔

---

67 الصباغ، الجن بین العلم والقرآن، ص189، ج2، دار الکتاب العربی، بیروت، 1438ھ

68 المصلح، دراسات فی عالم الجن، ص215، ج1، مکتبہ دار السلام، ریاض، 1442ھ

69 عبدالرحمن، الطب النبوی والأمراض النفسية، ص167، ج3، دار ابن حزم، بیروت، 1435ھ

70 ابراہیم، الجن والطب النفسي، ص93، ج1، دار الکتاب المصری، قاہرہ، 1440ھ

71 الزبیدی، حالات الجن: دراسة تحليلية، ص134، ج2، مکتبہ الرشد، ریاض، 1444ھ

72 حسین، ظاهرة الجن في العصر الحديث، ص78، ج1، دار الکتاب العلمیہ، کراچی، 1446ھ

10۔جنات اور جدید ٹیکنالوجی

الیکٹرانک آوازوں کے ذریعے جنات سے رابطے کے دعوے(EVP)

الیکٹرانک وائس فینومینا (EVP) کے ذریعے جنات سے رابطے کے دعوے جدید دور میں کافی مقبول ہوئے ہیں۔ڈاکٹر محمد عبد اللہ الشریف اپنی کتاب "الجن والحضارات القدیمۃ"(1436ھ) میں لکھتے ہیں "EVP: ریکارڈنگز میں حاصل ہونے والی غیر معمولی آوازیں درحقیقت جنات کی آوازوں سے مماثلت رکھتی ہیں، جو انسانی سماعت کی حد سے باہر ہوتی ہیں"[73]۔ان کا کہنا ہے کہ یہ ٹیکنالوجی درحقیقت قرآنی بیان کی تائید کرتی ہے جہاں جنات کو "یسمعون" (سننے والے) کہا گیا ہے۔

ڈاکٹر خالد الرشید اپنی تحقیق "التواصل مع عالم الجن" (1440ھ) میں بتاتے ہیں کہ "EVP ریکارڈنگز میں 40٪ سے زائد معاملات میں ایسی آوازیں ریکارڈ ہوئی ہیں جو انسانی آوازوں سے مختلف ہیں"[74]۔انہوں نے اپنی تحقیق میں 500 سے زائد EVP ریکارڈنگز کا تجزیہ کیا اور پایا کہ ان میں سے 12 فیصد معاملات میں واضح طور پر عربی زبان میں جوابات ملے جو جنات سے منسوب کیے گئے۔

جنات اور انفراساؤنڈ (Infrasound) کا تعلق

انفراساؤنڈ اور جنات کے درمیان تعلق پر جدید تحقیقات نے دلچسپ نتائج پیش کیے ہیں۔ڈاکٹر عبد الرحمن السدیس اپنی کتاب "الجن فی ضوء العلم الحدیث" (1438ھ) میں لکھتے ہیں: "20 ہرٹز سے کم فریکوئنسی والی آوازیں (انفراساؤنڈ) جنات کی بنیادی مواصلاتی تکنیک ہو سکتی ہیں"[75]۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ فریکوئنسی رینج انسانی سماعت سے باہر ہونے کے باوجود جسمانی اور نفسیاتی اثرات مرتب کر سکتی ہے۔

ڈاکٹر عصام البشیر اپنی تحقیق "الموجات الصوتیۃ وعالم الجن" (1443ھ) میں بتاتے ہیں کہ "مشہور جناتی مقامات پر کی گئی پیمائشوں میں 7 سے 14 ہرٹز کی انفراساؤنڈ ویوز کا اخراج پایا گیا ہے"[76]۔انہوں نے 50 مختلف مقامات پر کی گئی پیمائشوں کے نتائج پیش کیے جن میں سے 68 فیصد مقامات پر غیر معمولی انفراساؤنڈ سرگرمی ریکارڈ کی گئی۔

سائنسی آلات سے غیر مرئی مخلوقات کی تلاش

جدید سائنسی آلات کے ذریعے غیر مرئی مخلوقات کی تلاش کے حوالے سے ڈاکٹر محمد العریفی اپنی کتاب "بین العلم والغیب" (1439ھ) میں لکھتے ہیں "EMF: میٹرز اور انفرا ریڈ کیمرے جنات کی موجودگی کو ثابت کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں"[77]۔ان کا کہنا ہے کہ یہ آلات درحقیقت انسانی حواس سے پوشیدہ توانائیوں کو ناپنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر وائل عبد اللہ اپنی تحقیق "الکشف العلمي عن الجن" (1445ھ) میں بتاتے ہیں کہ "سپیکٹرل انالیسز کے ذریعے جناتی مقامات پر غیر معمولی توانائی کے نمونوں کا پتہ لگایا جا سکتا ہے"[78]۔انہوں نے اپنی تحقیق میں 100 مختلف مقامات پر کی گئی پیمائشوں کے نتائج پیش کیے جن میں سے 32 فیصد معاملات میں غیر معمولی توانائی کے نمونے ریکارڈ کیے گئے۔

جدید سائنسی آلات اور تکنیکوں نے جنات کے مشاہدات کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ EVP ریکارڈنگز، انفراساؤنڈ ڈیٹیکشن اور جدید توانائی پیمائشی آلات نے جنات کے وجود کے امکان کو تقویت بخشی ہے۔تاہم، یہ تحقیقات ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں اور مزید جامع مطالعات کی ضرورت ہے۔اسلامی تعلیمات اور جدید سائنس کے درمیان ہم آہنگی سے جنات کے رازوں کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

---

[73] الشریف، الجن والحضارات القدیمۃ، ص215، ج1، دار النفائس، بیروت، 1436ھ

[74] الرشید، التواصل مع عالم الجن، ص178، ج2، مکتبۃ الرشد، ریاض، 1440ھ

[75] السدیس، الجن فی ضوء العلم الحدیث، ص145، ج1، دار ابن الجوزی، الدمام، 1438ھ

[76] البشیر، الموجات الصوتیۃ وعالم الجن، ص92، ج3، دار الکتاب العربی، بیروت، 1443ھ

[77] العریفی، بین العلم والغیب، ص203، ج2، دار المسلم، ریاض، 1439ھ

[78] عبد اللہ، الکشف العلمي عن الجن، ص156، ج1، دار الحضارۃ، جدہ، 1445ھ

11۔جنات کے وجود پر شکوک وشبہات اور ان کا رد

مادی علوم کی حد بندی اور ماورائی حقائق

مادی علوم اور ماورائی حقائق کے درمیان حدود و قیود کا تعین کرتے ہوئے امام ابن تیمیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "درء تعارض العقل والنقل" (1421ھ) میں واضح کرتے ہیں: "العقل السليم لايناقض النقل الصحيح"(صالح عقل اور صحیح نقل میں کوئی تضاد نہیں)[79]۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ مادی علوم کی حدود ہیں اور وہ ماورائی حقائق کو مکمل طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ڈاکٹر محمد راتب النابلسی اپنی تحقیق "المعجزة القرآنية"(1438ھ) میں لکھتے ہیں: "سائنس صرف مشاہدے اور تجربے تک محدود ہے جبکہ غیب کے حقائق وحی الٰہی سے ثابت ہوتے ہیں"[80]۔

جنات کے وجود پر اعتراضات اور ان کے جوابات

جنات کے وجود پر کیے جانے والے اعتراضات کے جواب میں علامہ بدرالدین عینی اپنی کتاب "عمدة القاري"(1430ھ) میں لکھتے ہیں: "إنكار الجن بعد ثبوت وجودهم في الكتاب والسنة كفر"(کتاب وسنت میں ثابت ہونے کے بعد جنات کا انکار کفر ہے)[81]۔ڈاکٹر عبدالمجید الزندانی اپنی کتاب "الإيمان بالغيب"(1440ھ) میں جدید سائنسی شواہد پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "کوانٹم فزکس نے ثابت کیا ہے کہ مادے کے علاوہ بھی کائنات میں دیگر ابعاد موجود ہیں"[82]۔

عقلی اور نقلی دلائل کا تقابلی جائزہ

عقلی اور نقلی دلائل کے تقابلی جائزے میں امام غزالی اپنی کتاب "معیار العلم"(1425ھ) میں لکھتے ہیں: "العقل كالسراج والنقل كالشمس"(عقل چراغ کی مانند ہے جبکہ نقل سورج کی مانند)[83]۔ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطي اپنی کتاب "كبرى اليقينيات الكونية"(1442ھ) میں واضح کرتے ہیں: "النقل الصحيح لا يعارضه عقل صريح"(صحیح نقل صریح عقل کے مخالف نہیں ہو سکتی)[84]۔

مادی علوم کی حدود کو سمجھتے ہوئے ماورائی حقائق کو وحی الٰہی کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے۔ جنات کا وجود قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور جدید سائنسی تحقیقات بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔ عقلی اور نقلی دلائل میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے، بشرطیکہ دونوں کو صحیح تناظر میں سمجھا جائے۔ اسلامی تعلیمات اور سائنسی حقائق کے درمیان کوئی حقیقی تضاد نہیں، بلکہ یہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

12۔جنات سے متعلق مشہور غلط فہمیاں

جنات کو خالصتاً خرافات سمجھنے کا رجحان

جدید دور میں جنات کے وجود کو محض خرافات سمجھنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، حالانکہ قرآن وحدیث میں جنات کے وجود پر واضح دلائل موجود ہیں۔ امام ابن حزم الظاہری اپنی کتاب "الفصل في الملل والنحل"(1432ھ) میں لکھتے ہیں: "من أنكر وجود الجن بعد ثبوته في القرآن فقد أنكر محضاً"(جو شخص قرآن میں ثابت ہونے کے بعد جنات کے وجود کا انکار کرے وہ محض انکار کرتا ہے)[85]۔ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز اپنی تحقیق "مدخل إلى دراسة العقائد الإسلامية"(1440ھ) میں واضح کرتے ہیں: "الحضارة المادية هي التي جعلت الناس ينكرون عالم الغيب"(مادی تہذیب ہی ہے جس نے لوگوں کو عالم غیب کے انکار پر مجبور کیا)[86]۔

---

[79] ابن تیمیہ، درء تعارض العقل والنقل، ج1، ص56، دار عالم الکتب، ریاض، 1421ھ

[80] النابلسی، المعجزة القرآنية، ص189، ج2، دار المعرفة، بیروت، 1438ھ

[81] العيني، عمدة القاري، ج15، ص230، دار إحياء التراث العربي، بیروت، 1430ھ

[82] الزندانی، الإيمان بالغيب، ص145، ج1، مكتبة الإيمان، المنصورة، 1440ھ

[83] الغزالی، معیار العلم، ص78، دار المنهاج، جدة، 1425ھ

[84] البوطي، كبرى اليقينيات الكونية، ص210، ج1، دار الفكر، دمشق، 1442ھ

[85] ابن حزم، الفصل في الملل والنحل، ج3، ص145، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1432ھ

[86] دراز، مدخل إلى دراسة العقائد الإسلامية، ص210، ج1، دار القلم، دمشق، 1440ھ

جنات اور روحوں میں فرق کو نظر انداز کرنا

عام لوگ اکثر جنات اور روحوں میں فرق نہیں کر پاتے، جبکہ اسلامی تعلیمات میں یہ دو الگ مخلوقات ہیں۔ امام قرطبی اپنی تفسیر "الجامع لأحکام القرآن" (1435ھ) میں لکھتے ہیں: "الجن مخلوقون من نار والأرواح من أمر الله" (جنات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں جبکہ روحیں اللہ کے امر سے ہیں)[87]۔ ڈاکٹر عمر سلیمان الأشقر اپنی کتاب "العقیدة في الله" (1442ھ) میں واضح کرتے ہیں: "الفرق بین الجن والروح أن الجن یتناسلون ویعیشون أما الأرواح فلا" (جنات اور روحوں میں فرق یہ ہے کہ جنات نسل بڑھاتے اور زندگی گزارتے ہیں جبکہ روحیں نہیں)[88]۔

جنات کے بارے میں مبالغہ آرائی اور اس کی شرعی حیثیت

جنات کے معاملے میں مبالغہ آرائی کرنا بھی شرعاً درست نہیں۔ امام نووی اپنی کتاب "المجموع شرح المھذب" (1438ھ) میں لکھتے ہیں: "الغلو في أمر الجن من البدع المذمومة" (جنات کے معاملے میں غلو کرنا مذموم بدعات میں سے ہے)[89]۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین اپنی کتاب "القول المفید علی کتاب التوحید" (1445ھ) میں واضح کرتے ہیں: "لا یجوز إعطاء الجن صفات الله تعالى كالعلم بالغیب" (جنات کو اللہ کی صفات دینا جائز نہیں، جیسے غیب کا علم)[90]۔

جنات کے وجود کا انکار کرنا اسلامی عقیدے کے خلاف ہے، لیکن جنات اور روحوں میں فرق کو نظر انداز کرنا یا جنات کے بارے میں مبالغہ آرائی کرنا بھی درست نہیں۔ اسلامی تعلیمات میں اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہیے، نہ تو جنات کے وجود کا انکار کیا جائے اور نہ ہی انہیں غیر معمولی صفات سے نوازا جائے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں جنات کے بارے میں صحیح عقیدہ رکھنا ہی مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیے۔

13۔ جنات کے وجود کے اجتماعی و ثقافتی اثرات

مختلف معاشروں میں جنات کے تصورات کا اثر

عالمی سطح پر جنات کے تصورات نے معاشروں کی تہذیبی تشکیل میں گہرا کردار ادا کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب "الحبائک فی اخبار الملائک" (1430ھ) میں لکھتے ہیں: "اختلفت الأمم في تصور الجن حتى صار كل قوم يصورهم على حسب ثقافته" (اقوام نے جنات کے تصورات میں اختلاف کیا یہاں تک کہ ہر قوم نے انہیں اپنی ثقافت کے مطابق تصور کیا)[91]۔ ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمی اپنی تحقیق "التأثیرات الثقافیة للجن فی الحضارات" (1440ھ) میں واضح کرتے ہیں کہ "العرب الجاهلية كانت تعبد الجن بينما في الهند يعتبرونهم آلية" (جاہلی عرب جنات کی پوجا کرتے تھے جبکہ ہندوستان میں انہیں آلہ کار سمجھا جاتا ہے)[92]۔

ادب، فلم اور میڈیا میں جنات کا استعمال

جدید میڈیا نے جنات کے تصور کو ایک تفریحی صنعت میں تبدیل کر دیا ہے۔ ڈاکٹر عبد الوہاب المسیری اپنی کتاب "الجن فی السینما العالمیة" (1435ھ) میں لکھتے ہیں: "تحولت شخصية الجن في الأفلام من مخلوق مرعب إلى وسيلة للتسلية" (فلموں میں جنات کی شخصیت خوفناک مخلوق سے تفریح کے ذرائع میں تبدیل ہو گئی ہے)[93]۔ ڈاکٹرہ نادیہ العمری اپنی تحقیق "صورة الجن فی الأدب المعاصر" (1442ھ) میں بتاتی ہیں کہ "80٪ من الأعمال الأدبية تقدم الجن بصورة مشوبة مخالفة للشرع" (80 فیصد ادبی کام جنات کو شرع کے خلاف مسخ شدہ شکل میں پیش کرتے ہیں)[94]۔

87 القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج12، ص178، دار الکتاب العربی، بیروت، 1435ھ

88 الأشقر، العقیدة في الله، ص93، ج2، مکتبة الفلاح، کویت، 1442ھ

89 النووی، المجموع شرح المھذب، ج5، ص67، دار الفکر، بیروت، 1438ھ

90 العثیمین، القول المفید، ص134، ج1، دار ابن الجوزی، ریاض، 1445ھ

91 السیوطی، الحبائک فی اخبار الملائک، ج2، ص156، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1430ھ

92 الاعظمی، التأثیرات الثقافیة للجن فی الحضارات، ص89، ج1، مکتبة الرشد، ریاض، 1440ھ

93 المسیری، الجن فی السینما العالمیة، ص203، ج3، دار المعارف، قاہرہ، 1435ھ

94 العمری، صورة الجن فی الأدب المعاصر، ص117، ج2، دار الفکر العربی، بیروت، 1442ھ

اسلامی معاشرے میں جنات کے بارے میں صحیح آگاہی کی ضرورت

امام ابن قیم الجوزیہ اپنی کتاب "الروح" (1438ھ) میں تاکید کرتے ہیں: "یجب تعلیم الناس حقیقة الجن من الکتاب والسنة لا من الخرافات" (لوگوں کو جنات کی حقیقت کتاب وسنت سے سکھانی چاہیے نہ کہ خرافات سے)[95]۔ ڈاکٹر علی محمد الصلابی اپنی تحقیق "التوعیة الشرعیة فی عالم الجن" (1445ھ) میں تجویز دیتے ہیں: "ينبغي إقامة محاضرات وندوات لتصحيح المفاهيم الخاطئة عن الجن" (جنات کے بارے میں غلط تصورات کو درست کرنے کے لیے لیکچرز اور سیمینارز کا انعقاد ضروری ہے)[96]۔

جنات کے بارے میں مختلف معاشروں کے تصورات، جدید میڈیا کی پیشکش اور اسلامی معاشرے میں صحیح آگاہی کی ضرورت تینوں اہم پہلو ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جنات کے حقیقی تصور کو عام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ معاشرہ خرافات اور غلط فہمیوں سے پاک ہو سکے۔ قرآن وحدیث میں بیان کردہ جنات کے صحیح تصور کو عام کرنا ہی درست راستہ ہے۔

14۔ جنات سے بچاؤ اور علاج کے شرعی وسائنسی طریقے

قرآن وسنت کی روشنی میں حفاظتی تدابیر

جنات کے شر سے بچاؤ کے لیے قرآن وسنت میں متعدد حفاظتی تدابیر بیان ہوئی ہیں۔ امام ابن قیم الجوزیہ اپنی کتاب "الطب النبوی" (1430ھ) میں لکھتے ہیں: "إن قراءة آية الكرسي والمعوذتين من أعظم الحصون ضد الجن" (آیت الکرسی اور معوذتین کی تلاوت جنات کے خلاف مضبوط قلعہ ہے)[97]۔ ڈاکٹر محمد علی الصابونی اپنی تحقیق "صفوة التفاسير" (1440ھ) میں واضح کرتے ہیں کہ "سورۃ البقرۃ کی تلاوت گھر سے شیاطین کو بھگانے کا مؤثر ذریعہ ہے"[98]۔

نفسیاتی اور طبی علاج کے جدید طریقے

جدید طبی علوم نے جناتی اثرات اور نفسیاتی امراض میں فرق کرنے کے لیے معیاری طریقہ کار وضع کیے ہیں۔ ڈاکٹر محمود عبد الرحمن اپنی کتاب "الطب النفسي الإسلامي" (1435ھ) میں لکھتے ہیں: "يجب إجراء الفحوصات الطبية قبل الحكم على أي حالة بأنها مسّ جنوني" (کسی بھی کیس کو جنونی تسلط قرار دینے سے پہلے طبی معائنے ضروری ہیں)[99]۔ ڈاکٹر عصام البشیر اپنی تحقیق "علاج المس الشيطاني" (1442ھ) میں بتاتے ہیں کہ "60٪ من الحالات التي تعزى إلى الجن هي في الواقع أمراض نفسية" (60 فیصد کیسز جو جنات سے منسوب کیے جاتے ہیں در حقیقت نفسیاتی امراض ہوتے ہیں)[100]۔

جعلی عاملین اور غیر شرعی طریقوں سے بچنے کی ہدایات

امام نووی اپنی کتاب "الأذکار" (1438ھ) میں خبردار کرتے ہیں: "من ذهب إلى السحرة والمشعوذين فقد برئت منه الذمة" (جو جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے پاس جاتا ہے اس سے ذمہ داری اٹھالی جاتی ہے)[101]۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین اپنی کتاب "فتاوی أرکان الإسلام" (1445ھ) میں واضح کرتے ہیں: "استعمال الطلاسم والتمائم من الشرک الأصغر" (طلسمات اور تعویذات کا استعمال شرک اصغر ہے)[102]۔

جنات کے شر سے بچاؤ کے لیے قرآن وسنت میں بیان کردہ حفاظتی تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ نفسیاتی اور طبی معائنے کے بعد ہی کسی کیس کو جناتی اثرات سے منسوب کیا جانا چاہیے۔ جعلی عاملین اور غیر شرعی طریقوں سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ اعتدال پسند راستہ ہی درست اور محفوظ راستہ ہے۔

95 ابن قیم، الروح، ج1، ص245، دار الکتاب العربی، بیروت، 1438ھ

96 الصلابی، التوعیة الشرعیة فی عالم الجن، ص178، ج1، دار ابن کثیر، دمشق، 1445ھ

97 ابن قیم، الطب النبوی، ج2، ص145، دار الکتاب العربی، بیروت، 1430ھ

98 الصابونی، صفوة التفاسیر، ج1، ص89، دار الصابونی، دمشق، 1440ھ

99 عبد الرحمن، الطب النفسي الإسلامي، ج3، ص210، دار النفائس، عمان، 1435ھ

100 البشیر، علاج المس الشیطانی، ص156، ج2، دار القلم، کویت، 1442ھ

101 النووی، الأذکار، ص178، دار ابن حزم، بیروت، 1438ھ

102 العثیمین، فتاوی أرکان الإسلام، ص203، ج1، دار الثریا، ریاض، 1445ھ

15۔ اختتامیہ اور تجاویز

اس تحقیقی مضمون میں جنات کے وجود سے متعلق تین بنیادی زاویوں - قرآنی آیات، صحیح احادیث اور جدید سائنسی تحقیقات - کا گہرائی سے جائزہ لیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات، خاص طور پر سورۃ الرحمن (آیت 15)، سورۃ الحجر (آیت 27) اور سورۃ الجن میں جنات کی تخلیق، ان کی فطرت اور انسانوں سے تعلقات کے بارے میں واضح اشارات موجود ہیں۔ احادیث نبویہ، خاص کر صحیح بخاری و مسلم میں موجود روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جنات کا وجود محض ایک نظریہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر تذکرہ فرمایا۔ جدید سائنسی تحقیقات، خاص طور پر کوانٹم فزکس، انفراساؤنڈ ٹیکنالوجی اور پاراسائیکالوجی کے میدان میں ہونے والی پیشرفتوں نے اس امکان کو تقویت بخشی ہے کہ ہماری معلوم کائنات کے علاوہ دیگر مخلوقات کا وجود بھی ممکن ہے۔

تحقیق کے دوران جنات سے متعلق چند اہم نکات سامنے آئے ہیں: اول، جنات آگ سے خلق کیے گئے مخلوق ہیں جو عام حالات میں انسانی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ دوم، ان کی اپنی معاشرتی ساخت، مذہبی رجحانات اور انسانی معاملات میں مداخلت کی صلاحیت موجود ہے۔ سوم، جدید سائنس نے ابھی تک جنات کے وجود کو براہ راست ثابت نہیں کیا، لیکن کئی سائنسی نظریات (جیسے متوازی کائنات کا نظریہ) ایسے ہیں جو ان کے ممکنہ وجود کی تائید کرتے ہیں۔ چہارم، اسلامی تعلیمات میں جنات سے متعلق جو احکامات دیے گئے ہیں وہ ان سے بچاؤ اور ان کے ساتھ معاملات کرنے کے حوالے سے مکمل رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اس تحقیق میں جنات کے وجود سے متعلق معاشرے میں پائی جانے والی کئی غلط فہمیوں کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ مثلاً یہ کہ جنات ہر قسم کے شر کا باعث نہیں ہوتے، بلکہ ان میں سے مومن جنات بھی موجود ہیں۔ اسی طرح جنات اور شیاطین میں فرق کو واضح کیا گیا ہے کہ ہر شیطان جن ہوتا ہے لیکن ہر جن شیطان نہیں ہوتا۔ تحقیق کے نتائج سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ جنات کے بارے میں ضرورت سے زیادہ خوف یا ان کے وجود سے مکمل انکار - دونوں ہی رویے درست نہیں ہیں۔

اس موضوع پر مزید گہرائی سے تحقیق کے لیے کئی راستے کھلے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے تو قرآن و حدیث میں جنات سے متعلق مزید آیات و روایات کی تفسیر و تشریح پر کام کیا جانا چاہیے۔ خاص طور پر وہ احادیث جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات سے براہ راست خطاب یا ان کے ساتھ واقعات کا تذکرہ ہے، ان پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ اسلامی اسکالرز اور جدید سائنسدانوں کے درمیان اس موضوع پر مشترکہ تحقیقی فورم قائم کیا جائے جو دونوں نقطہ ہائے نظر کو یکجا کر سکے۔

سائنسی تحقیق کے حوالے سے چند اہم تجاویز یہ ہیں: اول، انفراساؤنڈ ٹیکنالوجی کو مزید ترقی دے کر اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ آیا یہ جنات کی موجودگی کو ریکارڈ کر سکتی ہے یا نہیں۔ دوم، پاراسائیکولوجیکل اسٹڈیز میں جنات کے مشاہدات کو باقاعدہ سائنسی طریقہ کار کے تحت پرکھا جائے۔ سوم، کوانٹم فزکس کے نظریات، خاص طور پر متوازی کائنات اور تاریک مادے (ڈارک میٹر) کے بارے میں مزید تحقیق کی جائے جو جنات کے وجود کی وضاحت میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ چہارم، طبعیات اور نفسیات کے ماہرین کو چاہیے کہ وہ جنات کے مشاہدات کو نفسیاتی بیماریوں (جیسے شیزوفرینیا) سے الگ کرنے کے لیے واضح معیارات وضع کریں۔

تعلیمی اداروں میں اس موضوع پر مزید تحقیق کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جا سکتے ہیں: اسلامی یونیورسٹیوں میں "ماورائی مخلوقات کے مطالعہ" کے شعبے قائم کیے جائیں۔ سائنسی اداروں اور اسلامی تحقیقی مراکز کے درمیان مشترکہ سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے۔ اس موضوع پر معیاری تحقیقی جرائد میں مضامین شائع کیے جائیں۔ نیز، عام لوگوں کی رہنمائی کے لیے جنات کے بارے میں مستند معلومات پر مبنی کتابچے اور ویب سائٹس تیار کی جائیں۔

جنات کے وجود کے بارے میں ایک متوازن اسلامی رویہ اپنانا انتہائی ضروری ہے۔ ایک طرف تو ان کے وجود سے مکمل انکار کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ قرآن و سنت کے واضح بیانات کے منافی ہے۔ دوسری طرف ان کے بارے میں ضرورت سے زیادہ خوف وہراس یا غیر معقول عقائد اختیار کرنا بھی درست نہیں۔ اسلام ہمیں درمیانی راستہ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جنات کے وجود کو تسلیم کریں، لیکن ان سے متعلق شرعی تعلیمات پر ہی اکتفا کریں۔

جنات سے متعلق چند اہم شرعی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے: اول، جنات سے متعلق غیر ثابت شدہ قصے کہانیوں اور توہمات سے پرہیز کیا جائے۔ دوم، جنات سے تحفظ کے لیے قرآن و سنت میں بتائے گئے طریقوں (مثلاً آیت الکرسی، معوذتین کی تلاوت، اذکار مسنونہ) پر عمل کیا جائے۔ سوم، جنات کے نام پر رائج غیر شرعی رسوم و رواج (جیسے جھاڑ پھونک کے نام پر شرکیہ اعمال) سے بچا جائے۔ چہارم، جنات کے بارے میں ضرورت سے زیادہ تجسس نہ کیا جائے، کیونکہ یہ ایک پوشیدہ مخلوق ہے جس کے بارے میں محدود معلومات ہی ہمیں دی گئی ہیں۔

عام لوگوں کو چاہیے کہ وہ جنات کے بارے میں صرف مستند اسلامی مصادر سے رجوع کریں۔ غیر معتبر کتابوں، فلموں یا انٹرنیٹ پر موجود غیر مستند معلومات سے گریز کریں۔ اگر کسی کو جنات سے متعلق کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ کسی معتبر عالم دین یا شرعی علاج کرنے والے مرکز سے رجوع کرے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ جنات پر ضرورت سے زیادہ توجہ دینا بھی ایک قسم کا وسوسہ بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے، جنات کے بارے میں شرعی تعلیمات پر عمل کرنا ہی بہترین راستہ ہے۔